گر به فاقه جان هر آد از نفس
چون مگس دست مزن یزنان ما کس
دین و دنیا هر دو که آید بدست
ایں فضولی هامکن اے خود پرست
هم خدا خواهی وهم دنیائے دون
این خیال تر محال است و جنون
پیر گشتی صد هوس داری به دل
چون خرابلهه فرد مانی به گل
بهر دیں از دل کند دنیا علی
آں علی شد والئی ملک نبی
زال دنیارا چناں زد پست وپا
تانه آید در نکاح اولیاء
بهر دنیا آں یزید نا خلف
دین خود بهر دنیا کرده تلف

پیر گشتی

قلندرِ کبریا اس غزل میں فرماتے ہیں کہ دنیا کے متلاشی افراد نفس کی ہواوہوس کے غلام کیا فقر وفاقہ کریں گے. وہ اس بات پر مغرور ہیں کہ دین و دنیا دونوں ان کے ہاتھ میں ہے یہ لوگ فضول ہیں اور خود پرست ہیں جو خدا والے ہیں وہ دنیا کو حقیر جانتے ہیں اے پیر گشتی تو ہواوہوس کے گرد گشت کرتا ہے اور سیکڑوں ہوس رکھتا ہے کیونکہ تجھ میں قلبِ نورانیہ نہیں ہے تو اکیلا ہے اسیر و ویران ہے.... مثل ایک تنہا پھول کے، دین کی پختگی اور معرفتِ قلب یہ ہے کہ اس کا دین و دنیا صرف مولا علیؑ ہیں وہ علی المرتضیٰؑ جو شہنشاہ ملکِ نبی ہیں ان کے نزدیک دنیا ایک بوڑھی عورت کی مانند ہے جس کی کمر دوہری ہو چکی ہے وہ اولیا اللہ کے نکاح میں کیسے آئیگی

دنیا کو چاہنے والا وہ یزیدِ ناخلف ہے. جس نے دین کو برباد کرنا چاہا دنیا کی خاطر....